قرآنِ مُبین

(4) ٤

آسان ترین، واضح اردو ترجمہ

از

ڈاکٹر محمد حسَن

بی۔اے آنرز، ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۥ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾
كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ
اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ
قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾
فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ

تم ہرگز بھلائی یا نیکی کو حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اُن چیزوں میں سے کچھ خیرات نہ کرو جو تمھیں پسند ہیں۔ اور جو کچھ بھی تم (اللہ کی راہ میں) خیرات کرتے رہتے ہو، اللہ اُس سے خُوب واقف ہے[1] ﴿۹۲﴾ سب کھانے کی چیزیں (جو شریعتِ محمدیؐ میں حلال ہیں) بنی اسرائیل کے لئے بھی حلال تھیں۔ سوا اُن چیزوں کے جو توراۃ کے اُترنے سے پہلے ہی اسرائیلیوں نے خود اپنے اُوپر حرام کر لی تھیں۔ اُن سے کہیئے کہ اگر تم سچّے ہو تو توراۃ کو لا کر پڑھو (اور بتاؤ کہ توراۃ میں اُن چیزوں کو کہاں حرام کہا گیا ہے جو تم نے خود اپنے اوپر حرام کر لی ہیں) ﴿۹۳﴾ اَب اِس کے بعد بھی جو کوئی اللہ پر جھوٹ گھڑے تو ایسے ہی

۹۲ [illegible]

[illegible]

(تفسیر نور الثقلین)

[illegible] ہم ہرگز بھلائی حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم اس میں سے کچھ خیرات نہ کریں جو ہمیں پسند ہے۔ حضرت امام حسین ع نے کچھ نہیں رکھا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا جو انکو پسند تھا۔ مال دولت اولاد عزیز رشتے دار دوست غلام سب۔ (حسن رضوی)

www.drhasanrizvi.org

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾
قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَ
مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾
اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا
وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾
فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ
اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

لوگ تو حقیقتاً ظالم یعنی حد سے بڑھ جانے والے ہیں ﴿۹۴﴾

آپؐ فرما دیں کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے۔ لہٰذا تم بس غلط راستے کو چھوڑ کر سیدھی راہ والے ابراہیمؑ کے دین (طریقۂ زندگی) کی پیروی کرو اور ابراہیمؑ مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۹۵﴾

بے شک سب سے پہلا گھر (عبادت گاہ) جو تمام انسانوں کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکّہ میں ہے، جو برکت والا اور تمام جہانوں کے لئے مرکزِ ہدایت ہے ﴿۹۶﴾ اُس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں (مثلاً) ابراہیمؑ کا مقامِ عبادت ہے۔ جو بھی اِس گھر میں داخل ہو گیا وہ اَمن میں ہے اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اِس گھر تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو، وہ اِس کا حج کرے۔ اب جو کوئی

۹۴ حضرت یعقوبؑ کو عرق النساء کی بیماری ہو گئی اسلئے اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔ یہودیوں نے اونٹ کھانا حرام کر دیا۔ خدا نے فرمایا توریت میں دکھاؤ کہ اونٹ کھانا حرام لکھا ہے؟ اصل میں حضرت یعقوبؑ نے خود اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔ (تفسیر صافی، تفسیر قمی)

۹۶ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ مکہ کا نام بکہ اسلئے ہوا کہ اسمیں لوگ گریہ و زاری کرتے ہیں (مکہ بکہ سے ہے) شہر کا نام مکہ ہے مگر جہاں کعبہ ہے اسکا نام بکہ ہے (تفسیر صافی)

۹۷ سطر ۱ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا "خدا کے گھر میں داخل ہونے کا حقیقی معنی اہلبیت رسول کی ولایت اور اطاعت میں داخل ہونا ہے جس کا نتیجہ آتش جہنم سے محفوظ ہو جانا ہے (تفسیر نور الثقلین)

www.drhasanrizvi.org

اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾
قُلْ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ڰ وَاللّٰهُ
شَهِيْدٌ عَلٰي مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾
قُلْ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَاۗءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾
يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ

بھی کُفر اِختیار کرے (یعنی باوجود طاقت کے، حج پر جانے سے اِنکار کرے) تو اللہ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے ﴿۹۷﴾

کہئے کہ اَے اہلِ کتاب! (آخر) تم کیوں اللہ کی آیتوں کا اِنکار کرتے ہو، حالانکہ اللہ تو تمھاری حرکتوں کو دیکھ رہا ہے ﴿۹۸﴾ کہو کہ اَے اہلِ کتاب! (آخر) تم اللہ کے راستے (پر آنے) سے ہر اُس شخص کو کیوں روکتے ہو جو ایمان لانا چاہتا ہے۔ اور یہی چاہتے ہو کہ وہ (کسی نہ کسی طرح سیدھے راستے سے ہٹ کر) ٹیڑھا ہو جائے۔ حالانکہ تم خود اِس کے گواہ ہو (کہ وہ سیدھے راستے پر ہے) اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اُس سے غافل نہیں ہے ﴿۹۹﴾

اَے ایمان والو! اگر تم نے اہلِ کتاب میں سے

۹۷ [illegible]

(تفسیر صافی ص ۸۹)

۹۹ [illegible]

[illegible]

(اقبال)

www.drhasanrizvi.org

اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝۱۰۰
وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ
فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۰۱
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۲
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠

ایک گروہ کی بات مان لی تو یہ تم کو ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی طرف پلٹا دیں گے ۝۱۰۰ اَب تم کیونکر کفر کر سکتے ہو جب کہ تمھارے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جا رہی ہیں اور تمھارے درمیان خدا کا رسولؐ بھی موجود ہے؟ (غرض) جو بھی اللہ کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ ہوگا تو وہ ضرور سیدھے راستے پر لگا دیا گیا ہے ۝۱۰۱

اَے ایمان لانے والو! اللہ کے غَیظ و غضب سے اُسی طرح سے بچو کہ جو بچنے کا حق ہے[1] اور دُنیا سے نہ اُٹھو مگر اِس حالت میں کہ تم مُسلم ہو (یعنی مرتے دم تک خدا کی فرماں برداری پر قائم رہو) ۝۱۰۲ اور تم سب مِل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو، اور فِرقے فِرقے

ع ۱۰

۱۰۱) مطلب یہ ہے کہ کفار [illegible] کے دھوکے میں [illegible] گمراہی ممکن نہیں ہے کیونکہ تمہارے اندر قرآن اور سنت رسول موجود ہے اور [illegible] (بحر [illegible]) صراط مستقیم یعنی سیدھے راستے سے [illegible] اور آخرت کی [illegible] جنت [illegible]

۱۰۲) حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ [illegible] رسول خداؐ نے فرمایا کہ خدا کی اطاعت کرو نافرمانی نہ کرو۔ خدا کو یاد رکھو اسکو نہ بھولو۔ خدا کا شکر ادا کرتے رہو۔ [illegible] ناشکری نہ کرو۔ خدا کی نعمتوں کو [illegible] (یہ مطلب ہے اس فرمان کا کہ اللہ کے غیظ و غضب سے [illegible] بچنے کا حق ہے) (تفسیر صافی ص ۹۵ بحوالہ معانی الاخبار)

www.drhasanrizvi.org

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠٣﴾

(ہو کر الگ الگ) نہ ہوئے۔ اور اللہ کی اُس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دُوسرے کے دُشمن تھے تو اُس نے تمھارے دِلوں کو اُلفت و محبّت سے جوڑ دیا۔ اور اِس طرح تم خدا کے فضل و کرم سے بھائی بھائی بن گئے۔ جب کہ تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے، تو اللہ نے تم کو اُس سے بچا لیا۔ اِس طرح اللہ تمھارے لئے اپنی نشانیاں اور احکام کھول کر سُناتا رہتا ہے شاید کہ تم سیدھے راستے پر لگ جاؤ ﴿۱۰۳﴾

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾

تم میں سے کچھ لوگ تو ضرور ایسے ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلایا کریں، بھلائی (کے کاموں) کی ترغیب دلائیں اور بُرائیوں سے روکتے رہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو پُورے پُورے کامیاب

۱۰۳ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رسول خدا ص نے فرمایا اللہ کی مضبوط رسی سے مراد آل محمد ہی ہیں۔ (تفسیر عیاشی)

امام جعفر صادق نے فرمایا ہم آل محمد ہی اللہ کی وہ رسی ہیں جس کے بارے میں مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا گیا (ینابیع المودۃ ص ۹۶، تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۲)

جب رسول اللہ ص نے فرمایا فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے اس کا شوہر میری آنکھ کا نور ہے اس کے بچے میرے دل کا میوہ ہیں اور ان کی اولاد ائمہ طاہرین خدا کی امین اور اللہ کی رسی ہیں (تفسیر نور الثقلین)

www.drhasanrizvi.org

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا
جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۰۵﴾
يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ
اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ
إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُونَ ﴿۱۰۶﴾
وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۰۷﴾

ہیں لے ﴿۱۰۴﴾ کہیں تم اُن لوگوں کی طرح تو نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے، اور (ہماری) کھلی ہوئی واضح ہدایات اور دلیلوں کے آنے کے بعد بھی اِختلافات میں مُبتلا ہو گئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے سخت سزا ہے ﴿۱۰۵﴾ اُس دِن کچھ چہرے تو رَوشن اور نُورانی ہوں گے اور کچھ لوگوں کا مُنہ کالا ہوگا۔ تو جن کا مُنہ کالا ہوگا (اُن سے کہا جائے گا کہ تم وہی تو ہو) کہ تم نے ایمان کی نعمت پا جانے کے بعد بھی کافرانہ اور مُنکرانہ طریقہ اِختیار کیا تھا؟ اچھا تو اَب اُس اِنکار اور اَپنے کافرانہ رویّہ کی سزا (کا مزہ) چکھو ﴿۱۰۶﴾ رہے وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو وہ لوگ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔ اور وہ اُس

www.drhasanrizvi.org

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع۲

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

ہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۷﴾ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم آپ کے سامنے ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سُنا رہے ہیں (کیونکہ) اللہ دنیا جہان والوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا ﴿۱۰۸﴾ زمین و آسمان کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہے۔ اور تمام معاملات (آخری فیصلہ کے لئے) اللہ ہی کی طرف پلٹتے ہیں ﴿۱۰۹﴾

۸ع۲

تم بہترین گروہ ہو جو تمام اِنسانوں (کی ہدایت اور اِصلاح) کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ (کیونکہ) تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بُرائی سے روکتے ہو، اور اللہ پر (مکمل) ایمان رکھتے ہوئے اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ اُن کے لئے بہت اچھا ہوتا۔ مگر اُن میں سے کچھ تو اِیماندار ہیں، مگر اکثر بدکار اور نافرمان ہیں ﴿۱۱۰﴾ یہ تمھارا

۱۰۸ سے ثابت ہوا کہ خدا عادل مطلق ہے۔ نہ اس لئے کہ ظلم کرنا سب سے بڑا عیب ہے اور خدا ہر عیب سے پاک ہے (احسن رضوی)

۱۱۰ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت پڑھی گئی (تو امام) نے فرمایا [illegible] بہترین گروہ [illegible] (اہل بیت) [illegible] حضرت ابراہیم نے [illegible] کی دعا کی تھی (ومن ذریتی) (تفسیر صافی)

www.drhasanrizvi.org

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ سوا اِس کے کہ کچھ ستالیں یا تھوڑا سا نقصان پہنچالیں۔ اور اگر یہ تم سے لڑیں گے تو تمھارے سامنے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر انھیں کہیں سے مدد بھی نہ ملے گی ﴿۱۱۱﴾ یہ جہاں بھی پائے جائیں اِن پر ذلّت کی مار پڑی ہے۔ سوا اِس کے کہ کہیں اللہ کی طرف سے کوئی عہد ہو (یعنی اللہ کے نام پر جزیہ دے کر) یا دوسرے لوگوں سے عہد باندھ کر پناہ مِل گئی ہو (یعنی وقتی طور پر دوسری قوموں کے سہارے تھوڑا بہت چین مِل جائے تو مِل جائے مگر اپنے بل پر امن و سکون نہیں پا سکتے، کیونکہ) یہ لوگ اللہ کے غضب میں گھر چکے ہیں۔ اِن پر محتاجی اور مغلوبی کی مار مسلّط کر دی گئی ہے۔ یہ سب کچھ اِس لئے ہوا

۱۱۲ مطلب [illegible]

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾
لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ
اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَ
اُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾

ہے کہ یہ لوگ اللہ کی آیتوں کا اِنکار کرتے رہے اور اُنھوں نے خدا کے پیغمبروں کو ناحق قتل کیا۔ یہ (سب) اُسی کی سزا ہے کہ اُنھوں نے خدا کی نافرمانی کی اور ہمیشہ حدوں سے نِکل کر ظلم اور زیادتی کرتے رہے ﴿١١٢﴾

مگر وہ (سب کے سب) برابر نہیں ہیں۔ (انہی) اہلِ کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو سیدھے راستے پر قائم ہیں۔ جو راتوں کو اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں، اور خدا کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں ﴿١١٣﴾ وہ اللہ اور قیامت کے دِن کو دِل سے مانتے ہیں اور لوگوں کو اچھّی اچھّی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں، اور بُری باتوں سے روکتے ہیں، اور اچھّے کاموں میں تیزی سے آگے بڑھتے

www.drhasanrizvi.org

وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿١١٥﴾
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا
أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾
مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ
رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ

ہیں۔ یہ نیک اور صالح لوگ ہیں ﴿۱۱۴﴾ اور وہ جو
بھی نیک کام کریں گے، اُس کی ہرگز ناقدری
نہ کی جائے گی (کیونکہ) اللہ اُن لوگوں سے خوب
واقف ہے جو فرائضِ اِلٰہیہ کو ادا کرتے رہتے ہیں
اور بُرائیوں سے خود کو بچاتے رہتے ہیں ﴿۱۱۵﴾ رہے
وہ کہ جنھوں نے (خدا، اُس کے رسولؐ، کتاب
اور روزِ آخرت کا) اِنکار کیا تو اُنھیں اُن کے
اَموال اور اَولاد، اللہ (کے عذاب) سے بالکل بھی
نہ بچا سکیں گے۔ وہ تو دوزخی ہیں، اور وہ اِس
آگ میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۱۶﴾ جو کچھ بھی وہ
اپنی اِس دُنیا کی زندگی میں خرچ کر رہے ہیں،
اُس کی مثال اُس ہوا کی سی ہے جس میں پالا
(برف کا گولا) ہو اور وہ اُن لوگوں کی کھیتی پر

۱۱۵ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ... [illegible]

۱۱۷ معلوم ہوا کہ ... [illegible] ... اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ہم خود ... [illegible]
(تفسیر نمونہ)

www.drhasanrizvi.org

فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۱۷﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۱۱۸﴾

چلے جنھوں نے گناہ کرکے خود اپنے اُوپر آپ ہی ظلم کیا ہے اور (اِس طرح) اُسے برباد کرکے رکھ دے۔ اللہ نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ درحقیقت یہ گناہ کرکے اپنے اُوپر خود ظلم کرتے رہے تھے[لے] ﴿۱۱۷﴾

اَے ایمان والو! اَپنی جماعت کے سوا دُوسرے ایسے لوگوں کو اَپنا گہرا جگری دوست یا رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ وہ تو تمھیں تکلیف دینے کی تمنّا رکھتے ہیں۔ اُن کی دُشمنی تو اُن کے مُنہ اور ہونٹوں تک سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور جو (دُشمنی اور نفرت) وہ اَپنے سینوں میں چھُپائے ہوئے ہیں، وہ تو اُس سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔ ہم نے تو تمھیں صاف صاف ہدایتیں اور نشانیاں بتا دیں، اگر تم عقل

سلہ خود پر ظلم کرنے کا مطلب خود کو برباد کرنا ہے۔ انسان جب خدا کو ناراض کرتا ہے تو اصلی خود کو برباد کرتا ہے۔ خدائی ناراضگی [illegible] اپنے اوپر ظلم کرنے سے ناراض ہوتا ہے (حسن رضوی)
۱۱۸ جگری گہرے دوست (بطانۃ) سے مراد وہ دوست ہے جو انسان کے رازوں سے واقف ہوتا ہے۔ غیر مسلم کو اس قدر گہرا دوست نہ بناؤ کہ وہ تمہارے تمام راز جان لیں اور تمہیں نقصان پہنچائیں
(لغات القرآن نعمانی)

www.drhasanrizvi.org

هٰٓاَنۡتُمۡ اُولَآءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ
كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا
عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾
اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ

رکھتے ہو (تو اُن سے رازداری، قلبی دوستی اور گہرے تعلقات رکھنے میں احتیاط برتو) ﴿۱۱۸﴾ تمھارا تو یہ حال ہے کہ تم اُن سے محبّت کرتے ہو، مگر وہ تم سے ذرا محبت نہیں کرتے (کیونکہ) تم تو تمام آسمانی کتابوں کو دل سے مانتے ہو۔ مگر وہ (اَیسے ہیں کہ) جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے (تمھاری کتاب اور رسولؐ کو) مان لیا۔ لیکن جب وہ تم سے الگ ہو کر اکیلے ہوتے ہیں تو تمھارے خلاف غیظ و غضب کی شدّت میں اپنی اُنگلیاں تک چبا ڈالتے ہیں۔ تو آپؐ کہہ دیں کہ تم اَپنے غصّہ میں آپ مَر جاؤ۔ بے شک اللہ تو (تمھارے) دِلوں کے چھُپے ہوئے رازوں تک کو خوب جانتا ہے ﴿۱۱۹﴾ اگر تمھارا کوئی بھلا یا فائدہ ہوتا ہے،

www.drhasanrizvi.org

سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا
يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطٌ ۱۲۰ ع ۱۲
وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ
لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۱۲۱

تو اُن کو بہت بُرا لگتا ہے۔ اور اگر تمھیں کوئی بُرائی
مُصیبت یا نقصان پہنچتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔
مگر اُن کی کوئی ترکیب تمھیں کچھ بھی نقصان نہیں
پہنچائے گی بشرطیکہ تم صبر سے کام لو اور اللہ کے
عذاب سے ڈر کر فرائضِ اِلٰہیہ کو ادا کرتے رہو اور
بُرائیوں سے بچتے رہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ اُن کے
تمام کاموں پر پُوری طرح حاوی ہے ۱۲۰ ع ۱۲

اور وہ موقع (یاد رکھنے کے قابل ہے کہ) جب
صبح سویرے آپؐ اَپنے گھر سے نِکلے تھے اور مسلمانوں
کو (اُحد کے میدان میں) جنگ کے لئے مناسب
جگھوں پر جگہ دے رہے تھے، اور اللہ سب کچھ
سُننے والا اور بڑا ہی جاننے والا ہے ۱۲۱ (پھر
جب) تم میں سے دو گروہوں (بنوسلمہ اور بنوحارثہ

www.drhasanrizvi.org

نے پہلے ہی سے اِرادہ کر لیا تھا کہ وہ سُستی دِکھائیں گے
حالانکہ اللہ تو اُن دونوں (گروہوں) کا مالک، مددگار
اور سرپرست تھا۔ اور ایمانداروں کو تو اللہ ہی پر
بھروسہ کرنا چاہیئے (۱۲۲) اور بلاشبہ اللہ نے "بدر" (مدینہ
کے قریب ایک پہاڑ کے دامن) میں تمھاری مدد کی،
جب کہ تم کمزور تھے۔ لہٰذا اللہ کی ناراضگی سے بچتے
رہو، شاید کہ (اِس طرح) تم شُکرگزار بن جاوٴ (۱۲۳) (یاد
کیجئے کہ) جب آپؐ مومنین سے کہہ رہے تھے کہ کیا
تمھارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمھارا پروردگار تین
ہزار فرشتوں کو اُتار کر تمھاری مدد کرے؟ (۱۲۴)
کیوں نہیں، اگر تم صبر اور برداشت کروگے اور
فرائضِ الٰہیہ کو اَدا کرتے ہوئے بُرائیوں سے بچوگے،
توجس وقت بھی دشمن تم پر حملہ کریں گے تو فوراً

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱۲۲)
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (۱۲۳)
اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ
رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ (۱۲۴) ۘ
بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ

حکم کو نہ مانا - مال غنیمت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لا فتی الا علی لا سیف الا
ذوالفقار (تفسیر صافی، تفسیر قمی - تفسیر عیاشی)

۱۲۳ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ [illegible]
اسلحہ مسلمان کمزور تھے اذلّۃ [illegible]

هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾
وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ
وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾
لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا
خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ

تمہارا پروردگار (تین ہزار ہی سے نہیں بلکہ مزید) پانچ ہزار ایسے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جن پر نشانات لگے ہوں گے ﴿۱۲۵﴾ یہ اللہ نے اِس لئے کیا ہے کہ تم خوش ہو جاؤ اور اِس لئے کہ تمہارے دِلوں کو اِس سے سکون و اِطمینان حاصِل ہو جائے ۔ فتح و نصرت نہیں ہوتی مگر اللہ ہی کی طرف سے جو بڑی زبردست قوّت والا ہے، اور حکمت (دانائی) والا ہے ﴿۱۲۶﴾ (اور یہ مدد اِس لئے ہے) تاکہ کافروں کے ایک بڑے حصّہ کا ایک بازو کاٹ دے یا اُنھیں ایسی ذلیل شِکست دے کہ وہ ناکام ہو کر واپس چلے جائیں ﴿۱۲۷﴾

خدا کے امر (حکم یا فیصلہ) میں آپؐ کو کوئی دخل یا اِختیار نہیں ہے ۔ خدا چاہے تو اُن کی توبہ

لیکن جب مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی ۔ صرف ۳۱۳ تلواریں اور دو گھوڑے تھے (تفسیر صافی ۔ [illegible]) [illegible]

[illegible] (تفسیر صافی ۔ [illegible] ۔ تفسیر عیاشی) [illegible]

فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۳
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾
وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

کو قبول کرے اور چاہے تو اُنھیں سزا دے۔ کیونکہ وہ ظالم ہیں ﴿۱۲۸﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں یا زمین میں ہے (سب کا سب) اللہ ہی کا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔ اور اللہ تو بڑا بخشنے والا، بڑا ہی رحمت والا ہے ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۴

اَے ایمان والو! یہ دُگنا چوگنا، بڑھتا چڑھتا سُود کھانا چھوڑ دو اور اللہ کے غضب سے بچو (اِس طرح) شاید تم ہر طرح کی کامیابی اور بہتری حاصل کرسکو ﴿۱۳۰﴾ اور بچو اُس (بھڑکتی) آگ سے جو مُنکروں کے لئے تیّار ہے ﴿۱۳۱﴾ اور اللہ اور رسولؐ کا (یہ) حُکم مان لو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے [ے] ﴿۱۳۲﴾ اور تیزی سے دوڑو اَپنے پالنے والے کی بخشش اور اُس کی جنّت کی طرف، جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین

۱۳۰ مطلب یہ نہیں ہے کہ دوگنا چوگنا سود نہ لو کم لے لو۔ دوگنا چوگنا سے کہ ساتھ نہیں کہا ہے۔ اس زمانے میں لوگ دوگنا چوگنا سود لیتے تھے اسے اسکی سختی بیان کی گئی ہے۔ مثلاً قرآن میں ارشاد ہے کہ اللہ کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت پر نہ بیچو۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ قیمت پر بیچ ڈالو۔ قرآن میں ارشاد ہے انبیا کو ناحق قتل کرتے تھے اس کا مطلب یہ نہیں کہ نبیوں کو حق کے ساتھ قتل کیا جا سکتا ہے (تفسیر صافی)

کیونکہ احد میں مسلمانوں کی شکست کا اصل سبب مال غنیمت کی طمع تھی اسلئے سود کو (جو) کہ مال کی طمع کی جڑ ہے کاٹ ڈالا گیا (تفہیم)

www.drhasanrizvi.org

(جیسی) ہے اور جو اُن لوگوں کے لئے تیاّر ہے جو فرائضِ اِلٰہیہ کو اَدا کرنے والے اور بُرائیوں سے بچنے والے ہیں ﴿۱۳۳﴾ جو خوشحالی اور تنگی (دونوں) میں خیرات کرتے ہیں، غصّہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کے قصوُر معاف کرتے ہیں۔ اللہ اَیسے احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ﴿۱۳۴﴾ یہ لوگ اگر کوئی بڑا بُرا کام کر ڈالتے ہیں یا (کوئی گُناہ کرکے) اَپنے اوپر ظلم کرلیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرکے اَپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں۔ اور اللہ کے سِوا کون گُناہوں کو معاف کرسکتا ہے، اور وہ لوگ اَپنے بُرے کام پر جان بُوجھ کر اِصرار نہیں کرتے ﴿۱۳۵﴾ اَیسے ہی لوگوں کا صِلہ اُن کے رَب کی بخشش ہے اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾
الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ
الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾
وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ
وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾
اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِيْنَ ۝۱۳۶
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۳۷
هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۳۸

نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور کتنا اچھا معاوضہ ہے نیک کام کرنے والوں کا (۱۳۶) تم سے پہلے بہت سے طریقے اور نمونے گزر چکے ہیں۔ تو تم زمین پر چل پھر کر دیکھ لو کہ اُن حق کے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا؟ (رسولِ خدا نے فرمایا ہے: "عقل مند وہ ہے جو انسانی تجربات کو یاد رکھے") (۱۳۷) یہ بیان تمام انسانوں کے لیے نہایت ہی واضح تنبیہ WARNING ہے اور جو فرائضِ الٰہیہ کو ادا کرتے ہیں اور برائیوں سے بچتے ہیں اُن کے لئے یہ ہدایت اور نصیحت ہے (یعنی عام لوگوں کے لئے تو یہ بیان صرف حقیقت کا اظہار اور وارننگ ہے۔ البتہ عملاً متقین ہی اِس سے ہدایت اور نصیحت حاصل کریں گے کیونکہ اُنھیں کو

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم
مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾
إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَ
تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا
يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٠﴾

خدا کو مُنہ دِکھانے اور اپنے انجام کو سُدھارنے کی فکر ہوتی ہے) ﴿۱۳۸﴾

اور کمزوری نہ دِکھاؤ اور نہ غمگین ہو (کیونکہ) اگر تم مومن (ایماندار) ہو تو تم ہی غالب رہو گے ﴿۱۳۹﴾ اگر (اِس وقت) تم کو کوئی (شکست کی) چوٹ یا زخم پہنچ گیا ہے تو اِس سے پہلے اَیسا ہی زخم اُن لوگوں کو بھی پہنچ چُکا ہے (جو تمھارے مخالف ہیں)۔ یہ تو دُنیا (کے غلبہ) کے چند دن ہیں جو ہم لوگوں میں اَدلتے بدلتے رہتے ہیں" تاکہ اللہ جان لے کہ تم میں سچّے مومن کون ہیں؟ اور تاکہ اُن لوگوں کو چھانٹ لے کہ جو شہید یعنی سچّائی کے گواہ یا مثالی کِردار کے مالک ہیں اور اللہ ظالموں سے محبّت نہیں کرتا۔ (یعنی ظالم کو اِقتدار اور غلبہ مِل جانا اُس کے

www.drhasanrizvi.org

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾
وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ
فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى

حق پر ہونے کی دلیل نہیں) ﴿۱۴۰﴾ (یہ دُنیا کی جیت ہار تو) اِس لئے ہے کہ ایمانداروں کو نکھار کر صاف کر دے اور کافروں کو رفتہ رفتہ نیست و نابود کر دے ﴿۱۴۱﴾ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم یُونہی جنّت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ نے (تم کو جانچ کر) یہ معلوم ہی نہیں کیا کہ تم میں مجاہد یعنی جان لڑا کر کوشش کرنے والے اور صبر کرنے والے کون ہیں ﴿۱۴۲﴾ تم مَوت کے سامنے آنے سے پہلے تو مَوت کی تمنّا کر رہے تھے۔ تو اَب وہ تمہارے سامنے آگئی اور تم نے اُسے (اپنی کھُلی آنکھوں سے بھی) دیکھ لیا ﴿۱۴۳﴾ اور محمدؐ تو بس خدا کے پیغمبرؐ ہیں جن سے پہلے تمام پیغمبرؑ گزر چکے ہیں۔ تو کیا وہ مَر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے؟ (یاد

ع ۱۴ ۵

نوٹ ۱۴۱ مطلب یہ ہے کہ
[illegible]
[illegible]
مسلمان ہو کر [illegible]
[illegible] جنت [illegible]؟
یہ تو [illegible] کے ذریعہ
[illegible] اصل
مقصد [illegible]
پاک صاف کرنا ہے (تفسیر صافی)
محققین [illegible]
صرف زبانی [illegible]
اسلام [illegible] جنت ملنے کی
ضمانت نہیں۔ جنت اس کو
ملے گی جو صبر و استقامت
اور [illegible] دکھا کر اپنا ایمان ثابت
کرے گا۔ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
(اقبال)

www.drhasanrizvi.org

أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ
اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿۱۴۴﴾
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا
مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا
وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي
الشَّاكِرِينَ ﴿۱۴۵﴾
وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ

رکھنا کہ) جو کوئی بھی اُلٹے پاؤں (کفر کی طرف) پلٹ
جائے گا تو وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔
اور اللہ عنقریب شکرگزاروں کو (اُن کی بہترین) جزا
دے گا ﴿۱۴۴﴾ کوئی ذی رُوح اللہ کی اِجازت کے بغیر
نہیں مَر سکتا۔ مَوت کا وقت تو مقرّرہ میعاد کی
قید کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ اَب جو شخص بھی دُنیا میں
اپنا صِلہ (بدلہ) چاہتا ہے تو ہم اُسے دُنیا ہی میں
اُس کا صِلہ دے دیتے ہیں۔ (مگر) جو آخرت کا
صِلہ یا ثواب چاہتا ہے تو اُسے آخرت کا ثواب (حصّہ)
دیتے ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ جب ہم شُکر
اَدا کرنے والوں کو اُن کا صِلہ عطا کریں گے ﴿۱۴۵﴾
اور بہت سے نبی ہوئے ہیں کہ جن کے ساتھ
مِل کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی تو اُنھیں

www.drhasanrizvi.org

فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿۱۴۶﴾

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۱۴۷﴾

فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۴۸﴾

اللہ کی راہ میں مصیبتیں بھی اُٹھانی پڑیں، مگر (اِس کے باوجود بھی) وہ نہ تو سُست ہی ہوئے اور نہ اُنھوں نے کوئی کمزوری دِکھائی، اور نہ وہ باطل کے سامنے دَبے نہ عاجزی سے جُھکے۔ اللہ اَیسے صبر کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے ﴿۱۴۶﴾ اُن کی دُعا تو بس یہ تھی کہ اَے ہمارے پالنے والے! ہمارے گُناہوں، غلطیوں، اور کوتاہیوں کو معاف کر دے، اور ہم نے جو اَپنے کام میں تیری حَدوں سے تجاوز کیا ہے اُس کو بھی معاف کر دے، (حق پر) ہمارے قدم جما دے، اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مَدد فرما ﴿۱۴۷﴾ تو اللہ نے اُن کو دُنیا کا بھی عوض دیا اور آخرت کا اچھا اَجر بھی عطا فرمایا۔ (کیونکہ) اللہ اَیسے نیک کام کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے ﴿۱۴۸﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾
بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾
سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ
اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ
النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اُن لوگوں کی اِطاعت کروگے جنھوں نے اِنکارِ حق کیا ہے تو وہ تم کو اُلٹا پھیر کرلے جائیں گے اور تم بڑا ہی نقصان اُٹھا کر واپس ہوگے ﴿۱۴۹﴾ (اِس لئے تم اُن کی اِطاعت نہ کرنا) بلکہ اللہ تمھارا مالک اور سرپرست ہے اور وہ تو تمام مددگاروں میں سب سے بہتر ہے ﴿۱۵۰﴾ عنقریب ہم کافروں یعنی مُنکرینِ حق کے دِلوں میں تمھارا رُعب ڈال دیں گے، اِس لئے کہ اُنھوں نے اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک سمجھ رکھا ہے، جب کہ اللہ نے اپنے ساتھ کسی کو شریک کرنے کی کوئی سند یا دلیل نہیں اُتاری۔ (اِسی لئے) اُن کا ٹھکانا جہنّم ہے اور ظالموں کا ٹھکانا کیسا بُرا ہے ﴿۱۵۱﴾ (اور اِس طرح) بلاشبہ اللہ نے اپنا وعدہ

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ

152

(نُصرت) سچ کر دِکھایا جبھی تو تم خُدا کے حکم سے اُن کو قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم نے خود کمزوری دِکھائی اور خود آپس ہی میں اپنے کام میں جھگڑنے لگے، اور جب خدا نے تم کو وہ کچھ دِکھایا جو تم چاہتے تھے، تو تم نے (رسولِ خداؐ کے حکم کی) نافرمانی کی۔ (کیونکہ) تم میں کچھ تو دُنیا ہی کے طلب گار تھے اور کچھ آخرت کے طلب گار تھے (اِسی لئے) خدا نے تمھیں کافروں کے مقابلہ میں شکست دے دی تاکہ تمھارا امتحان کرلے۔ اور اب اُس نے تم کو معاف کر دیا، کیونکہ خدا مومنین پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہےؔ ﴿۱۵۲﴾ وہ وقت یاد کرو کہ جب تم بے تحاشا (بھاگتے ہوئے پہاڑ پر) چڑھے ہی چلے جا رہے تھے، اور کسی طرف مُڑ کر بھی نہ دیکھتے

يَدْعُوكُمْ فِىٓ أُخْرَىٰكُمْ فَأَثَٰبَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا
تَحْزَنُوا۟ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ أَصَٰبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ
خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٥٣﴾
ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنۢ بَعْدِ ٱلْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ
طَآئِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ
يَظُنُّونَ بِٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ ظَنَّ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ

تھے، اور پیغمبرؐ تمہارے پیچھے سے تم کو آواز دے رہے تھے۔ (غرض تمہارے اِس طرح بھاگنے کے سبب) خدا نے تمہیں رَنج پر رَنج دئے، تاکہ (تم یہ سبق ضرور سیکھ لو کہ) (۱) جو کچھ بھی تمہارے ہاتھ سے نِکل جائے یا (۲) جو مصیبت بھی تم پر نازل ہو، اُس پر تم غمگین نہ ہوا کرو (۳) اور (یہ سبق بھی کہ) اللہ تمہارے سب کاموں کو خوب جانتا ہے ﴿۱۵۳﴾

پھر اِس غم کے بعد خدا نے تم میں سے کچھ لوگوں پر ایسے سکون و اطمینان کی حالت طاری کر دی کہ وہ اُونگھنے لگے۔ مگر ایک دُوسرے گروہ کو جنھیں اپنی جان جانے کی فکر کھائے جا رہی تھی، وہ اللہ کے متعلق طرح طرح کی جاہلانہ بدگمانی کرنے لگے۔ اَب وہ کہتے ہیں کہ کیا ہمیں بھی کچھ اِختیار

www.drhasanrizvi.org

هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ
یُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ ؕ یَقُوْلُوْنَ لَوْ
كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ
كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ
اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ
لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾

حاصل ہے ؟ کہہ دیجئے کہ پُورا پورا اِختیار صرف اللہ کو ہے ۔ یہ لوگ اَپنے دِلوں میں اَیسی باتیں چھُپائے ہوئے ہیں جنھیں آپؐ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس بھی کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں قتل نہ ہوتے ۔ کہہ دیجئے کہ اگر تم اَپنے گھروں میں بھی ہوتے تب بھی ، جن لوگوں کے لئے قتل ہونا ہی لکھا جاچکا تھا ، وہ تو اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل کر (ضرور ہی) جاتے ۔ (یہ سب کچھ اِس لئے ہوا) تاکہ خدا جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے اُسے آزمالے اور جو کچھ کھوٹ تمھارے دلوں میں ہے اُسے چھانٹ دے ۔ (کیونکہ) اللہ دِلوں کا حال خُوب جانتا ہے ﴿۱۵۴﴾

تم میں سے جو لوگ دونوں جماعتوں کے

www.drhasanrizvi.org

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ ۙ اِنَّمَا
اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا كَسَبُوۡا ۚ وَلَقَدۡ عَفَا
اللّٰهُ عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَقَالُوۡا
لِاِخۡوَانِهِمۡ اِذَا ضَرَبُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ كَانُوۡا غُزًّى لَّوۡ
كَانُوۡا عِنۡدَنَا مَا مَاتُوۡا وَمَا قُتِلُوۡا ۚ لِيَجۡعَلَ اللّٰهُ
ذٰلِكَ حَسۡرَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ وَ

مقابلہ کے دِن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے، اُن کو حقیقتاً شیطان نے اُن کی بداعمالیوں کے سبب اِس غلطی میں مبتلا کیا۔ بے شک خدا نے اُنھیں معاف کر دیا۔ بلاشبہ اللہ بہت ہی معاف کرنے والا، بڑا ہی برداشت کرنے والا ہے۔ ﴿۱۵۵﴾

اَے اِیمان والو! کافروں جیسے نہ ہو جاؤ جن کے بھائی بندوں نے جب سفر کیا یا جنگ پر گئے تو وہ کہنے لگے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ اللہ ایسی باتوں کو اُن کے دِلوں میں رَنج اور حسرت کا سبب بنا دیتا ہے۔ (یعنی اَیسے غلط قیاسات خود اُن کے ہی دِلوں میں رَنج و ملال پیدا کرتے ہیں) ورنہ دراصل خدا ہی زندہ رکھتا ہے اور وہی مَوت دیتا ہے۔ اور تم جو

۱۵۵/ [illegible] علم مراد ہے
گناہوں اور غلطیوں کی اصل وجہ ہماری اپنی فکری غلطی ہوتی ہے۔ ہماری اپنی [illegible] لالچ اور عیش پسندی کو دیکھ کر شیطان ہمیں گناہوں میں دھکیل دیتا ہے۔ اسی لیے ہم اپنی غلطیوں کے خود ذمہ دار ہیں۔ گناہوں کی اصل وجہ دنیا، عیش طلبی، زندگی کی محبت، مال و عزت کی محبت، اگر ان کی لالچ ہو (یعنی روح) [illegible] کی شکست خوردگی کی طرف [illegible] شیطان [illegible] کی طرف [illegible] (تفسیر مدارک)

۱۵۶ ان لوگوں کا [illegible] جو یہ کہتے تھے کہ اگر ہم جہاد نہ کرتے اور گھروں میں بیٹھے رہتے تو نہ مرتے۔ گویا موت صرف سفر میں آ سکتی ہے۔ ملک الموت کیا گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ خدا چاہے تو مسافروں کو زندہ رکھے اور

اللہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾
وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ

کچھ بھی کرتے ہو خدا اُس کو خُوب دیکھتا ہے ﴿۱۵۶﴾ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاتے یا (خود) مرجاتے تو اللہ کی طرف کی بخشش اور رحمت تمھارے لئے اُس سے کہیں بہتر ہوتی جو کہ وہ جمع کرتے ہیں ﴿۱۵۷﴾ (کیونکہ تم خود مرو یا مارے جاؤ (دونوں صُورتوں میں) بلا شُبہ تم کو تو خدا ہی کی طرف سمٹ کر جانا ہے ﴿۱۵۸﴾ یہ تو اللہ کی بڑی ہی مہربانی ہے کہ آپؐ اُن لوگوں کے لئے اتنے نرم ہیں۔ اگر کہیں آپؐ سخت طبیعت اور تلخ یا بدمزاج ہوتے، تو یہ سب جو آپؐ کے چاروں طرف ہیں، آپؐ کو چھوڑ کر چلے جاتے۔ تو اِنھیں معاف کر دیا کیجئے اور اِن کے لئے دُعائے مغفرت یعنی اِن کے لئے خدا سے معافی بھی طلب کیا کیجئے اور اپنے کاموں میں اِن سے مشورہ بھی

www.drhasanrizvi.org

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ
فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾
وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۚ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا
غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

لے لیا کیجئے ۔ پھر جب پکّا ارادہ کر لیا کیجئے تو پھر
اللہ ہی پر بھروسہ کیا کیجئے (کیونکہ) اللہ اُس پر
بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ﴿۱۵۹﴾ (کیونکہ) اگر
اللہ تمھاری مدد کرے تو کوئی بھی تم پر غالب آنے
والا نہیں ۔ اور اگر وہ تمھیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے
جو اُس کے بعد تمھاری مدد کر سکتا ہو؟ پس جو سچّے
مومن ہیں اُنھیں خدا ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے ﴿۱۶۰﴾
اور کسی نبی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ (مالِ
غنیمت میں) خیانت کرے ۔ اور جو کوئی بھی بے ایمانی
یا خیانت کرے گا اُسے وہی چیز لے کر قیامت
میں آنا پڑے گا ۔ پھر ہر ایک کو اُس کی کمائی (عمل)
کا پُورا پورا بدلہ دِیا جائے گا ۔ اور کسی پر بھی کچھ
ظلم نہ ہو گا ﴿۱۶۱﴾ تو کیا جو ہمیشہ خدا کی رضامندی پر

۱۵۹ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ اپنے امور کے ان لوگوں سے مشورہ کیا کرو جو خدا سے ڈرتے ہیں (الخصال)
حضرت علیؑ کا ارشاد ہے جو اپنی رائے پر چلے گا اور مشورہ نہ کرے گا وہ ہلاک ہو گا ۔ مشورہ کرنا لوگوں کی عقلوں کے ساتھ [illegible] (تفسیر صافی)
۱۶۱ غزوۂ بدر میں مالِ غنیمت کی ایک سرخ چادر گم ہو گئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا کہ رسولِ خدا نے لے لی ہو گی ۔ اس پر یہ آیت اتری اور وہ چادر [illegible] ایک شخص کے پاس سے مل گئی (تفسیر قمی)
امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سب لوگوں کو [illegible] رسولِ خدا پر الزام لگایا (المجالس)

چلنے والا ہو، اُس جیسا ہو سکتا ہے جو اللہ کے غیظ و غضب میں گھِر گیا ہو، اور جس کا آخری ٹھکانا جہنّم ہو جو بدترین ٹھکانا ہے[۱] ﴿۱۶۲﴾ اللہ کے ہاں اُن کے درجے ہیں اور وہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اُس کو دیکھنے والا ہے ﴿۱۶۳﴾ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ نے اہلِ ایمان پر بڑا ہی احسان کیا ہے کہ اُس نے اُن ہی میں سے ایک پیغمبرؐ کو اُن میں بھیجا، جو اُس کی آیتوں کو اُنھیں سُناتا ہے اور (اس طرح) اُن کی زندگیوں کو بناتا سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب اور حِکمت یعنی عقل و دانائی کی گہری باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے یہ لوگ کھُلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ﴿۱۶۴﴾

اور یہ تمھارا کیا حال ہے کہ جب تم پر کوئی

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ
وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۶۲﴾
هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۳﴾
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا
مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ
لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۱۶۴﴾

۱۶۲ حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ [illegible] خدا کی رضا مندی پر چلنے والے [illegible] ائمہ اہلبیت ہیں [illegible] سب سے اعلیٰ درجے کے لوگ ہیں [illegible]
محققین نے تسلیم کیا ہے کہ مفضول کو افضل پر فضیلت نہیں دی جا سکتی [illegible]
(احمد رضا خان بریلوی)
۱۶۴ [illegible] نبی بھیجے [illegible] حجت ہو سکے [illegible] احسان [illegible] خدا [illegible] اپنے فضل و کرم [illegible] بات اپنے اوپر لازم کر لی ہے۔ ورنہ کوئی دوسرا خدا پر کوئی چیز واجب نہیں کر سکتا
([illegible])

www.drhasanrizvi.org

أَوَلَمَّآ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۶۵﴾

وَمَآ أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۶۶﴾

مصیبت آپڑی تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آگئی ؟ (یعنی ہمارے درمیان رسولؐ کے ہوتے ہوئے ہم کو شکست کیسے ہو گئی ؟) حالانکہ (جنگِ بدر میں) تم کافروں کو اِس سے دوگنی مصیبت (نقصان) پہنچا چکے ہو۔ آپؐ اِن سے کہہ دیجئے کہ یہ مصیبت خود تمھارے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہے۔ اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے (کیونکہ خود تم نے اُحد کی جنگ میں رسولؐ کے حُکم کی خلاف ورزی کی اِس لئے تم کو شکست کا مُنہ دیکھنا پڑا اور خدا جس طرح فتح دینے پر قادر ہے اُسی طرح سزا دینے پر بھی قادر ہے) ﴿۱۶۵﴾ جو مصیبت تمھیں لڑائی کے دِن پہنچی وہ اللہ ہی کی اِجازت اور حُکم سے تھی۔ تاکہ اللہ مومنین کو جان لے ﴿۱۶۶﴾ اور اُنھیں بھی جان لے کہ جنھوں نے

۱۶۵) امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ اصحاب رسولؐ نے جنگ بدر میں ایک سو چالیس مشرکوں کو نقصان پہنچایا اور ستر کو قتل کیا ستر کو قید کیا اور احد میں ۷۰ مسلمان شہید ہوئے۔ تو اہل اسلام کہنے لگے یہ مصیبت ہم پر کہاں سے آئی خدا نے فرمایا یہ مصیبت خود تمہارے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہے رسولِ خدا کے حکم عدولی کی وجہ سے ہوئی (تفسیر صافی)

۱۶۶) مطلب یہ نہیں کہ خدا لوگوں کو جانتا نہ تھا۔ اصل مقصد لوگوں کو ظاہر کرنا تھا کہ تم کس قدر بہادر ہو اور کس قدر اطاعت گزار ہو [illegible] کی طرف سے اتمام حجت ہو جائے

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

www.drhasanrizvi.org

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا
لَاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ
يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿۱۶۷﴾
الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا
مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ
كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۶۸﴾

مُنافقت کی۔ جن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا کم سے کم (اپنے شہر ہی کا) دفاع کرلو، تو انھوں نے کہا: "اگر ہم جنگ کرنا جانتے ہوتے تو ضرور تمھارے پیچھے پیچھے آتے۔" وہ اُس دن اِیمان سے کہیں زیادہ کُفر کے نزدیک تھے۔ وہ آپؐ سے وہ باتیں کہتے ہیں کہ جو اُن کے دِلوں میں نہیں ہوتیں۔ اور جو وہ چھُپاتے ہیں، اللہ اُسے خوب جانتا ہے ﴿۱۶۷﴾ یہی وہ لوگ ہیں کہ جو خود تو (گھر) بیٹھے رہے اور اپنے اُن بھائی بندوں کے لئے (جو لڑنے گئے تھے اور مارے گئے) کہہ دِیا کہ اگر وہ ہمارا کہنا مانتے تو نہ مارے جاتے۔ اُن سے کہیے کہ: "اگر تم سچّے ہو تو جب خود تمھاری مَوت آئے تو اُسے ہٹا کر دکھا دینا" ﴿۱۶۸﴾ اور جو اللہ کی راہ

منہ سے وہ باتیں کرتے ہیں جو
ان کے دلوں میں نہیں ہیں۔
(مصباح الشریعۃ)
۱۶۷ خداوند عالم نے فرمایا کہ
وہ اس دن ایمان سے کہیں زیادہ
کفر کے نزدیک تھے [illegible]
[illegible]
[illegible]
اپنے مال و اسباب پر بھروسہ کئے ہوئے
تھے۔ اسی لئے خداوند عالم نے ان
کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دفاع سے [illegible]

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ
بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾
فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ
بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾
يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا
يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾

ہیں مارے گئے ہیں اُنھیں ہرگز مُردہ نہ سمجھو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وہ اپنے رَب کے پاس رزق پا رہے ہیں ﴿۱۶۹﴾ جو کچھ کہ اُن کے رَب نے اُن کو اَپنے فضل و کرم سے دیا ہے اُس پر وہ بہت ہی خوش ہیں۔ وہ تو اَپنے پیچھے (دُنیا میں) رہ جانے والوں کی حالت پر بھی بہت خوش اور مطمئن ہیں، جو ابھی تک اُن کے پاس نہیں پہنچے ہیں۔ (کیونکہ) اُن کے لئے بھی نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی افسوس یا رَنج ہوگا ﴿۱۷۰﴾ (غرض) وہ اللہ کی نعمت اور اُس کے فضل و کرم پر نہایت خوش اور مطمئن ہیں۔ (کیونکہ وہ یہ دیکھ چکے ہیں کہ) اللہ مومنوں کے اَجر و ثواب کو ہرگز برباد نہیں کرتا ﴿۱۷۱﴾

ع ۱۷ / ۸

جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور

www.drhasanrizvi.org

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ
الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾
الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا
لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا
اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾
فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ
وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿١٧٤﴾

رسولؐ کی آواز پر لبّیک کہی، اُن میں سے جنھوں نے اچھے کام بھی کیے، اور جو بُرائیوں سے بھی بچتے رہے اُن کے لئے بہت بڑا اجر و ثواب ہے ﴿۱۷۲﴾

جن لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمھارے مقابلے کے لئے بڑا لشکر جمع کیا ہے لہٰذا تم اُن سے ڈرو۔ تو اِس بات سے اُن کا ایمان اور بڑھ گیا، اور اُنھوں نے کہا کہ: "ہمارے لئے خدا کافی ہے ﴿۱۷۳﴾ اور وہ تو بڑا ہی اچھا کام بنانے والا ہے۔" نتیجتاً وہ اللہ کے فضل و نعمت کے ساتھ لَوٹے۔ اُنھیں کسی قسم کی کوئی تکلیف یا نقصان نہ پہنچا۔ وہ اللہ کو خوش کرنے کے درپے رہے یعنی اللہ کی خوشی حاصل کرنے کی مسلسل کوششیں کرتے رہے۔ اللہ (اپنے ایسے بندوں پر) بڑا ہی فضل و کرم فرمانے والا ہے ﴿۱۷۴﴾

www.drhasanrizvi.org

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهُۥ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾

وَلَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْـَٔاخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَٰنِ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْـًٔا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوٓا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ

یہ تو حقیقت میں شیطان ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے۔ تو تم اُن سے مت ڈرو، صرف مجھ سے ڈرو اگر واقعی مومن ہو ﴿١٧٥﴾

اور یہ لوگ جو کفر میں تیزی دکھا رہے ہیں آپؐ کو رنجیدہ نہ کریں۔ یہ اللہ کا کچھ بھی تو نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ نے تو یہ طے کرلیا ہے کہ اُن کو آخرت میں کوئی حصّہ نہ دے گا۔ اور اُن کے لئے تو بہت بڑی سزا ہے ﴿١٧٦﴾

وہ لوگ ایمان کو چھوڑ کر کفر کے خریدار بنے ہوئے ہیں۔ وہ ہرگز اللہ کا کوئی نقصان نہیں کر رہے ہیں، اور اُن کے لئے تو بڑی ہی دردناک سزا ہے ﴿١٧٧﴾

یہ کافر یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم جو اُنھیں مُہلت (پر مُہلت) دئے چلے جا رہے ہیں، یہ اُن کے لئے کوئی فائدے کی بات ہے۔ ہم تو اُن کو اِس لئے مُہلت دے

[illegible]

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿۱۷۸﴾

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱۷۹﴾

رہے ہیں تاکہ وہ اور زیادہ گناہ کرلیں۔ پھر اُن کے لئے ذلیل کرنے والی سزا ہے۔ ﴿۱۷۸﴾ اللہ مومنوں کو اُس حالت میں ہرگز نہ چھوڑے رکھے گا، جس حالت میں کہ تم ہو (یعنی خدا سچّے مومنوں اور منافقوں کو مِلا جُلا نہیں رہنے دے گا)۔ یہاں تک کہ وہ ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے الگ نہ کردے۔ اور اللہ (کا یہ طریقہ بھی نہیں ہے کہ) تمھیں غیب کی چھُپی ہوئی باتیں بتادے۔ (غیب کی چھُپی ہوئی باتیں بتانے کے لئے تو) وہ اپنے پیغمبروںؑ میں سے جسے چاہتا ہے چُن لیتا ہے۔ (لہٰذا غیب کی چھُپی ہوئی باتوں کے بارے میں) اللہ اور اُس کے رسولوںؑ پر ایمان رکھو۔ (کیونکہ) اگر تم ایمان اور تقویٰ۔ یعنی خدا کے عذاب سے ڈرتے ہوئے بُرائیوں سے بچتے، اور فرائضِ الٰہیہ کو ادا کرتے

www.drhasanrizvi.org

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ
مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٨٠﴾
لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ

رہو گے تو تمہارے لئے بہت ہی بڑا اجر و ثواب ہے ﴿۱۷۹﴾

جو لوگ اُس چیز کے دینے میں بُخل کرتے ہیں کہ جو خدا نے اُن کو اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی ہے، تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ اُن کے لئے کوئی اچھی بات ہے۔ بلکہ یہ اُن کے لئے بڑی تباہی ہے۔ وہ جو کچھ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں، وہی قیامت کے دِن اُن کو گلے کے طوق بنا کر پہنائے جائیں گے۔ اور زمین اور آسمان کی ہر چیز تو اللہ ہی کی میراث (ملکیت) ہے۔ اور وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ اُس کو خوب جانتا ہے ﴿۱۸۰﴾

ع ۱۸ ۹

اللہ نے اُن (یہودیوں) کا کہنا سُن لیا جو اُنھوں نے کہا کہ اللہ تو فقیر ہے، اور ہم مالدار

www.drhasanrizvi.org

نَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾
اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ
حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ

ہیں۔ جو کچھ بھی اُنھوں نے کہا ہے وہ ہم لِکھ لیں گے۔
اور اِس سے پہلے اُن کا پیغمبروںؑ کو ناحق قتل کرنا
بھی (لِکھ لیں گے)۔ اور پھر ہم کہیں گے کہ لو اَب
آگ کی سزا کا مزہ چکھو ﴿۱۸۱﴾ یہ تمھارے اَپنے
ہاتھوں کی کمائی ہے (کیونکہ) حقیقتاً اللہ اَپنے بندوں
پر ظلم کرنے والا نہیں ہے ﴿۱۸۲﴾

جو لوگ کہتے ہیں کہ: "اللہ نے ہمیں ہدایت
کردی ہے کہ ہم کسی کو رسول نہ مانیں، جب
تک کہ وہ ہمارے سامنے اَیسی قربانی پیش کرکے
نہ دِکھائے جسے (آسمانی) آگ آکر کھالے"۔ اُن سے
کہئے کہ تمھارے پاس مجھ سے پہلے بھی تو بہت
سے رسولؑ آچکے ہیں۔ جو بہت سی رَوشن نشانیاں
لائے تھے۔ اور وہ یہ نشانی بھی لائے تھے جس کا

سورہ ۱۸۲ لکھو کہ یہودی (ر)
ان لوگوں نے ناحق تیغ ضرب
سے انبیاء کرام کو قتل کیا تھا
اسلئے خدا نے ان کو انبیاء کا
قاتل فرمایا۔ کیونکہ گناہ
پر راضی ہونا بھی شریک ہے
(قرطبی)
جب خدا نے قرض مانگا تو
یہودیوں نے خدا کا مذاق
اڑایا اور کہنے لگے کہ ہم
امیر ہیں اللہ فقیر ہے اگر یہ
خدا ہمسے قرضہ مانگ رہا
خدا نے اس کا جواب نہ اعراض
اور سکوت پیش کیا۔
اسکی یہودیوں کی سرکشی
اور تکبر قرار دیا۔ (انصل الخطاب)

۱۸۳ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ ہم معجزے دیکھے بغیر نبی پر ایمان نہ لائیں گے
خداوند عالم نے فرمایا کہ پھر تم نے ذکریا اور یحییٰ کو کیوں قتل کیا جبکہ وہ معجزات دکھاتے تھے (کافی)

www.drhasanrizvi.org

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٨٣﴾
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ
بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ
فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾

تم مطالبہ کرتے ہو۔ تو پھر تم نے اُن رسولوں کو کیوں
قتل کر دیا؟ اگر تم (اپنے اِس مطالبہ میں) سچے ہو ﴿۱۸۳﴾
اب اگر اُنھوں نے آپؐ کو جھٹلایا ہے تو آپؐ سے پہلے
والے بہت سے پیغمبرؑ بھی (اِسی طرح) جھٹلائے گئے ہیں،
جو کھلی ہوئی نشانیاں، معجزات، دلیلیں، صحیفے اور
روشنی بخشنے والی کِتاب لے کر آئے تھے ﴿۱۸۴﴾ (آخر کار
تو) ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہی ہے۔ اور تم
سب کے سب اپنا پورا پورا اَجر و ثواب قیامت کے
دِن پانے والے ہو۔ تو جسے بھی جہنّم کی آگ سے چھٹکارا
دے دیا جائے، اور جنّت میں بھیج دیا جائے، وہی
دراصل کامیاب ہے (کیونکہ) دُنیوی زندگی تو ایک
سرمایۂ فریب یعنی دھوکہ کھانے کے سامان کے سِوا کچھ
بھی تو نہیں ﴿۱۸۵﴾

www.drhasanrizvi.org

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿۱۸۶﴾

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ

(یہ دُنیا تو اِس لئے ہے تاکہ) لازمی طور پر تم کو تمھاری جانوں اور مالوں کے بارے میں آزمایا جائے گا، اور تمھیں اہلِ کتاب اور مُشرکوں سے بہت سی تکلیف دینے والی باتیں سُننی پڑیں گی۔ اگر تم اِن تمام باتوں پر صبر کروگے اور (اُن کے طعن وطنز اور بے ہُودہ باتوں کے باوجود) فرائض اِلٰہیہ کو اَدا کرتے ہوئے بُرائیوں سے بچتے رہوگے تو یقیناً یہ کڑے اور بڑے مضبوط ارادے اور بڑے ہی حوصلے کا کام ہے ﴿۱۸۶﴾

اِن اہلِ کتاب کو ذرا وہ عہد تو یاد دِلاؤ کہ جب اللہ نے اِن سے یہ عہد لیا تھا کہ تم کو ضرور بالضرور کتابِ خدا کی تعلیمات کو لوگوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کرنا ہوگا اور اُن تعلیمات کو تمُ چھُپاؤگے بھی نہیں، تو اُنھوں نے اِس عہد کو

www.drhasanrizvi.org

وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ
يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ
الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٨٩﴾
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ

پسِ پُشت ڈال دیا اور تھوڑی سی قیمت پر اُس کو
بیچ ڈالا۔ کتنا بُرا کاروبار ہے جو یہ لوگ کر رہے
ہیں! ﴿۱۸۷﴾

تم اُن لوگوں کو عذاب سے بچا ہوا نہ سمجھ لینا
کہ جو اپنے کرتوت پر اِترائے جاتے ہیں اور چاہتے
ہیں کہ ایسے کاموں پر بھی اُن کی تعریف کی جائے
جو اُنھوں نے انجام ہی نہیں دِئے ہیں، اُن کے لئے
تو دردناک سزا تیار ہے ﴿۱۸۸﴾ (وہ عذاب سے بھلا
کہاں بچ کر نکل سکتے ہیں جب کہ) تمام آسمانوں
اور زمین کی ملکیت اور سلطنت تو صرف اللہ ہی کے
لئے ہے اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱۸۹﴾

ع ۱۹ ۱۰

یہ حقیقت ہے کہ زمین اور آسمان کی تخلیق میں،
اور رات اور دِن کے باری باری آنے جانے میں،

وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾
الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ
وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَ مَا

اُن صاحبانِ عقل و ہوش کے لئے، جو اللہ کو اُٹھتے بیٹھتے، لیٹتے اور کروٹ کروٹ یاد کرتے رہتے ہیں، اور آسمان و زمین کی تخلیق اور ساخت پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں، اللہ کی (قدرت و حکمت کی بیشمار) نشانیاں ہیں ﴿۱۹۰﴾ (اِس غور و فکر کے نتیجہ میں وہ بے اختیار یہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ) اَے ہمارے پالنے والے! یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد تو ہرگز نہیں بنایا (کیونکہ) تُو ہر عیب اور ہر نقص سے پاک ہے۔ (کیونکہ اس سے بڑا کوئی عیب ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی بے مقصد یا فضول کام کیا جائے۔ اِس لئے ہماری اِس فہم و فراست کے نتیجہ میں) ہمیں دوزخ کی سزا سے بچالے ﴿۱۹۱﴾ (کیونکہ) جسے بھی تُو نے جہنّم کی آگ میں داخل کر دیا، تو حقیقت میں اُسے تُو نے بے حد

۱۹۰) امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ شب بھر کی عبادت سے ایک گھڑی کائنات اسکی قدرت اور حکمت پر غور و فکر کرنا ہے۔ غور و فکر کے ذریعہ دل کو ہوشیار رکھو۔ رات کو ہم سو کر غور و فکر کرو اور اپنے مالک سے ڈرتے رہو (کافی) امام رضا سے روایت ہے کہ بہت عبادت یہ نہیں کہ زیادہ نماز پڑھو اور روزے رکھو بلکہ اصل عبادت یہ ہے کہ خدا کی نشانیوں اور آیتوں پر غور و فکر کرے (الکافی) پیغمبر نے فرمایا ایک گھنٹہ غور و فکر کرنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے (امالی) ہر نوع [illegible] انسان پر غور کرنے کی اہمیت یہ حقیقت کھل گئی ہے کہ کسی با عقل ذات نے اس کائنات عالم کو بنایا ہے اور کوئی صاحب عقل کوئی کام بے مقصد نہیں کرتا۔ اسلئے اس کائنات کو خدا نے خود کسی

لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾
رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

ذلیل کر دیا، اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار بھی
نہ ہوگا ﴿۱۹۲﴾ مالک! ہم نے ایک پکارنے والے کو سُنا
جو ایمان کی طرف بُلا رہا تھا، اور کہتا تھا کہ اپنے
رَب کو مانو۔ تو ہم نے اُس کو دِل سے مان لیا۔
پس اَے ہمارے آقا! جو گُناہ بھی ہم سے ہوئے ہیں
اُن کو معاف کر دے۔ اور جو بُرائیاں اور غلطیاں
ہم نے کی ہیں، اُن کی تلافی کر کے اُن کو مِٹا دے
یا ہم سے دُور کر دے۔ اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں
کے ساتھ فرما ﴿۱۹۳﴾ اَے ہمارے پالنے والے! جن
چیزوں کے وعدے تُو نے اپنے رسولوں کے ذریعے
کئے ہیں، وہ ہمیں عطا فرما، اور قیامت کے دِن
ہم کو ذلیل نہ کرنا۔ بے شک تُو کبھی وعدہ خلافی
نہیں کرتا ﴿۱۹۴﴾

www.drhasanrizvi.org

فَاسۡتَجَابَ لَهُمۡ رَبُّهُمۡ اَنِّیۡ لَاۤ اُضِیۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی ۚ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَالَّذِیۡنَ هَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِیۡ وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

تو اُن کے پروردگار نے اُن کی دُعا قبول فرماتے ہوئے جواب دیا: "میں تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع کرنے والا نہیں ہوں۔ خواہ وہ مَرد ہو یا عورت۔ تم ایک دُوسرے کے ہم جنس ہی تو ہو۔ تو جن لوگوں نے میری خاطر ہجرت کی ہو، اور اَپنے گھروں سے نِکالے گئے ہوں، اور (کسی طرح بھی) ستائے گئے ہوں، اور میرے لئے لڑے اور مارے گئے ہوں، تو میں اُن کے گناہوں اور غلطیوں کی تلافی کروں گا (یعنی معاف کردوں گا) اور اُنھیں اَیسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ ہے اُن کی جزا اللہ کے ہاں! اور بہترین جزا تو اللہ ہی کے پاس (ملتی) ہے ﴿۱۹۵﴾

یہ مُنکروں اور کافروں کا مختلف ملکوں میں

۱۹۵ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ نے حضور رسول خدا سے عرض کی کہ خدا نے مردوں کا ذکر تو کیا مگر عورتوں کا ذکر نہیں کیا۔ اس وقت یہ آیت اتری جس میں بتایا گیا کہ مرد و عورت ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں (تفسیر صافی)

خدا نے دعا قبول کرنے کے ساتھ ساتھ عمل کی بات کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف دعا کافی نہیں۔ دعا کے ساتھ عمل کرنا ضروری ہے۔

بعض لوگوں نے رسول خدا سے عرض کی کہ اور انبیاء تو معجزے لائے تھے۔ آپ نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ جناب رسول خدا نے یہی آیتیں پڑھ کر سنائیں ... کہ یہ آیتیں ...

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾
مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾
لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ
اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

دندناتے پھرنا یا دَورے کرنا تمھیں کہیں دھوکے میں
نہ ڈال دے ﴿۱۹۶﴾ یہ تو بس چند دِن کی چاندنی (فائدہ)
ہے۔ پھر ان سب کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ اور وہ کیا ہی
بُرا ٹھکانا ہے (حکومت اور دولت کو حقانیت کی
دلیل سمجھنے والے سبق سیکھیں) ﴿۱۹۷﴾ مگر وہ جو اپنے مالک
کی ناراضگی سے بچتے رہے اُن کے لئے جنّتیں ہی جنّتیں
ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ اُن میں
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ سب اللہ کی طرف سے اُن
کے لئے مہمانی کا سامان ہے۔ اور جو کچھ بھی اللہ کے
پاس نیک لوگوں کے لئے ہے' وہی سب سے بہتر ہے ﴿۱۹۸﴾
یہ بھی حقیقت ہے کہ اہلِ کتاب میں سے کچھ لوگ
ضرور ایسے ہیں کہ جو اللہ کو مانتے ہیں۔ اُس کتاب
کو بھی مانتے ہیں جو تمھاری طرف بھیجی گئی ہے' اور

www.drhasanrizvi.org

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

اُس کتاب پر بھی اِیمان رکھتے ہیں جو اس سے پہلے خود اُن کی طرف بھیجی گئی تھی۔ وہ اللہ کے آگے دل سے جھکے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت وصول نہیں کرتے۔ یہ وہی ہیں کہ جن کا اَجر اُن کے پالنے والے کے پاس (موجود) ہے۔ یقیناً اللہ بہت ہی تیزی سے حساب چکانے والا ہے ﴿۱۹۹﴾

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر وضبط اور تحمّل سے کام لو اور باطل پرستوں کے مُقابلے میں (کافروں سے بڑھ چڑھ کر) پامردی کا ثبوت دو اور حق کی خدمت کے لئے کمر باندھے رہو' (یا) سرحدوں پر مورچے مضبُوط رکھو اور اللہ کی ناراضگی سے بچے رہنے کا پورا خیال رکھو۔ شاید اِس طرح تم دُنیا و آخرت کی پُوری پُوری کامیابی حاصل کر لو ﴿۲۰۰﴾

ع ۲۰

۲۰۰ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا صبر کرو کا مطلب ہے مصیبتوں پر صبر کرو اور صابروا یعنی دوسروں کو صبر دلاؤ یعنی لوگوں کو فرائض الٰہی ادا کرتے رہنے کی ترغیب دو یعنی واجبات ادا کرتے رہو۔ ایک دوسرے کو ہمت دلاؤ اور رابطوا یعنی ائمہ اہلبیت (محمد و آل محمدؐ) سے رابطہ اور تعلق رکھو۔ یعنی ان کی پیروی اور اطاعت کو ہرگز ترک نہ کرو (تفسیر صافی کتاب فہم) امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اپنے دین کی تکالیف پر صبر کرو (برداشت کرو) اور خدا رسولؐ کے دشمنوں کے مقابلہ پر ثابت قدم رہو اور اپنے ~~امامون~~ امام (ائمہ اہلبیتؑ) سے وابستہ رہو (تفسیر عیاشی) ... امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اپنے دین کی تکالیف پر صبر کے ساتھ ثابت قدم رہو، دشمنوں کے مقابل میں ... (نور الثقلین)

www.drhasanrizvi.org

آیات ۱۷۶ سُورۂ نساء مدنی رکوعات ۲۴

عورتوں کا سورہ

اللہ کے نام کی مدد سے (شروع کرتا ہوں) جو سب کو فیض پہنچانے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے ○

اے انسانو! اپنے اُس پالنے والے کا لحاظ کرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا، اور اُسی سے اُس کی زوجہ کو پیدا کیا (یعنی حوّا کو حضرت آدمؑ ہی کی مٹی سے خلق فرمایا) اور اُن دونوں سے بہت سے مردوں عورتوں کو دُنیا میں پھیلا دیا۔ تو تم اُس خدا کا پاس لحاظ کرتے ہوئے اُس سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دُوسرے سے سوال کرتے ہو۔ اور رشتہ داروں

آیاتہا (۱۷۶) سُورَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ رکوعاتہا (۲۴)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَبَثَّ مِنۡہُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ

حضرت رسول خدا نے فرمایا عورت مثل پسلی کے ہے اگر اسکو سیدھا رکھنے کی کوشش کروگے تو ٹوٹ جائے گی (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی) (یعنی عورت کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کیا کریں۔)

حضرت رسول خدا نے فرمایا رحم (وہ تعلق جس کے سبب پیدا ہوا ہے) عرش الٰہی سے لپٹ کر دعا کرتا ہے کہ اے اللہ جو مجھ کو جوڑے رکھے اسے تو اپنی رحمت کے ساتھ جوڑے رکھنا اور جو مجھ سے (یعنی رشتہ داروں کا حق نہ ادا کرکے) قطع تعلق کرے تو اسکو اپنی رحمت سے کاٹ دینا (الحدیث)

فقہاء نے تسلیم کیا ہے کہ رشتہ داروں کا حق ادا کرنا واجب ہے اور اسے قطع تعلق کرنا جرم ہے (قرطبی)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ نے رشتہ داروں کا حق ادا کرنے کا حکم دیا ہے اس شدت کے ساتھ کہ ان کے حق کو خود اپنے حق کے ساتھ بیان کیا ہے (اپنی ذات کے نزدیک جتنی اہمیت اپنے حق کی ہے اتنی ہی اہمیت رشتہ داروں کی ہے)

الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ①
وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ
بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ
اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ②
وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا
مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

سے تعلّقات توڑنے سے بھی بچو۔ یقین جانو کہ اللہ تم کو نگراں کے طور پر خوب دیکھ رہا ہے۔ (اس لیے تم عورتوں اور رشتہ داروں کی حق تلفی سے بچو اور اُن کے بارے میں اللہ کے غضب سے ڈرو) ① اور یتیموں کے مال اُن کو واپس کر دو۔ اور اچھے مال کو بُرے مال سے نہ بدلو۔ اور اُن کے مال اَپنے مال کے ساتھ مِلا جُلا کر نہ کھا جاؤ۔ یہ تو بلا شُبہ بہت ہی بڑا گناہ ہے ② اور اگر تمھیں یہ خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں یوں اِنصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمھیں اچھی لگیں اُن میں سے دو[۲] یا تین[۳] یا چار[۴] سے نکاح کر لو۔ لیکن اگر تمھیں یہ خوف ہو کہ تم اُن (عورتوں) کے ساتھ اِنصاف نہ کر سکو گے، تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا جو تمھاری ملکیت میں ہوں۔

رشتہ داروں سے تعلق ختم کر لینا سخت گناہ ہے
(مجمع البیان، صافی)
۲) مطلب یہ ہے کہ یتیموں کے مال کو خدا کی امانت سمجھو جب بھی یتیم بالغ ہو جائے اسکا مال اسکو دیدو (صافی) کیونکہ بالغ ہو جانے کے بعد پھر یتیم نہیں رہتا (مجمع البیان)
اچھا مال خود رکھ لینا اور معمولی یتیم کو دینا یا اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھانا حرام ہے (صافی)
اس سے بڑا کوئی حماقت نہیں ہے کہ یتیم کا مال کھا جائے اسکے لئے سخت [illegible]
(مجمع البیان)
ڈاکٹر [illegible] نے لکھا کہ قرآن اور محمد صاحب نے یتیموں کے تحفظ کا بہترین انتظام فرمایا
۳) فقہاء نے نتیجہ نکالا کہ [illegible] (الٰہی احکام حقوق شرعی ادا کرنا) واجب ہے
(در مختار)

www.drhasanrizvi.org

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۳

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ
لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا
مَّرِيْٓـًٔا ۴

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ
لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا
لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ

(اُنھیں پر اِکتفا کرو کیونکہ) بے انصافی اور زیادتی سے بچے رہنے کا اِس میں زیادہ امکان ہے[1] ۳ اور عورتوں کے مہر خوشی خوشی اَدا کرو۔ البتّہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے تمھیں کچھ حصّہ چھوڑ دیں تو اُسے تم مزے سے کھا سکتے ہو ۴

اور تمھارے وہ مال جنھیں اللہ نے تمھاری زندگی کا سامان، اور حالات کے ٹھیک کرنے اور زندگی کے قائم رہنے کا ذریعہ بنایا ہے، بے عقلوں کے حوالے مت کر دو۔ البتّہ اُنھیں کھانے پہننے کے لئے دو۔ اور اُن سے اچھی طرح بات چیت کرو ۵ اور یتیموں کی جانچ پڑتال کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ نکاح کے قابل عُمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر تم اُن میں ہوشیاری، سمجھ داری اور اہلیّت بھی پاؤ تو اُن کے مال اُن

www.drhasanrizvi.org

رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا
وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ
كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ
اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ⑥
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ

کے حوالے کر دو۔ اَیسا کبھی نہ کرنا کہ فضول خرچی سے
کام لے کر اُن کا مال جلدی جلدی صرف اِس لئے
کھا جاؤ کہ وہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں۔ اور جو مالدار
ہو وہ اَپنے اوپر خرچ کرنے سے بچتا رہے (یعنی مُفت
نگرانی کرے) اور جو غریب ہو، وہ مُناسب حَد تک
اَپنی خوراک حاصل کرے۔ (یعنی اَپنا حِقّ خدمت
صرف اُتنا ہی لے جتنا ہر معقول آدمی مناسب سمجھے
اور وہ بھی چُھپا کر نہ لے بلکہ اعلانیہ طور پر مُعیّن کر کے
لے) پھر جب اُن یتیموں کے مال اُن کے حوالے
کرنے لگو تو لوگوں کو اُس پر گواہ بنا لو۔ یوں تو خدا
خود حساب لینے کے لئے بہت کافی ہے ⑥

مَردوں کے لئے اُس مال میں حصّہ ہے جو اُن
کے ماں باپ اور رِشتہ داروں نے چھوڑا ہو۔ اور

متروکہ (تقسیم)

نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ
كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ⑦
وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ
فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ⑧
وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا
خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ⑨
إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ

عورتوں کا بھی اُس میں حصّہ ہے جو اُن کے ماں باپ اور رِشتہ داروں نے چھوڑا ہو، خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اور یہ (اللہ کی طرف سے) لازمی طور پر مقرّر کیا ہوا حِصّہ ہے ⑦ اور تقسیم کے وقت اگر رِشتہ دار اور یتیم، مسکین موجود ہوں، تو اُن کو بھی اُس میں سے کچھ دے دو۔ اور اُن سے اچھی طرح سے بات چیت کرو ⑧ اور اُن لوگوں کو اِس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ خود اَپنے پیچھے بے بس چھوٹے بچّے چھوڑتے تو (مَرنے کے وقت) اُنھیں اَپنی اولاد کے بارے میں کِتنا خوف ہوتا! پس اُنھیں چاہیئے کہ اللہ سے ڈریں اور ٹھیک طریقے سے بات چیت کریں ⑨ اور جو لوگ ناحق ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں، وہ حقیقت میں اَپنے

فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ⑩ ع
يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ
فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ
كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ
فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ

پیٹ آگ سے بھرتے ہیں۔ اور وہ بہت جلد جہنّم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دئے جائیں گے ⑩

تمھاری اَولاد کے بارے میں اللہ تمھیں ہدایت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصّہ دوؔ لڑکیوں کے برابر ہوگا۔ اَب اگر دوؔ سے زیادہ لڑکیاں ہی ہوں، تو اُنھیں چھوڑے ہوئے مال کا دوتہائی حصّہ دیا جائے گا۔ اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا چھوڑا ہوا مال اُس کا ہوگا۔ اور اگر میّت اولاد والی ہو تو اُس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حِصّہ ملے گا۔ اور اگر مرنے والا صاحبِ اَولاد نہ ہو اور والدین ہی اُس کے وارث ہوں، تو ماں کا تیسرا حِصّہ ہے۔ اور اگر میّت کے (سگے سوتیلے) بھائی بھی موجود ہوں تو ماں کا چھٹا حصّہ ہے۔ یہ

(۱۰) جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ شبِ معراج میں نے جہنم میں دیکھا کہ ایک گروہ کو دہکتی آگ کھلائی جا رہی ہے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل نے بتایا یہ یتیموں کا مال کھاتے تھے (تفسیر قمی)

(۱۱) وارث دو قسم کے ہیں
۱) نسبی ۲) سببی
نسبی وارثوں کے تین طبقے ہیں
طبقہ ۱ - ماں باپ اولاد
طبقہ ۲ - دادا - دادی، نانا نانی بھائی بہن اور ان کی اولادیں
طبقہ ۳ - چچا پھوپھی ماموں خالہ اور انکی اولاد
یاد رہے کہ اگر پہلے طبقے کا وارث موجود ہے تو دوسرے تیسرے طبقے والوں کو میراث نہیں ملے گی۔ اگر دوسرے طبقے والے موجود ہیں تو تیسرے طبقے کو میراث نہیں ملے گی۔ مگر شوہر اور بیوی کو ہر طبقے کے ساتھ وراثت ملتی ہے۔ حقیقی سگا بھائی موجود ہو تو سوتیلے بھائی کو بہن کو کچھ نہیں ملے گا (توضیح المسائل)

www.drhasanrizvi.org

آبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا
فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۱۱﴾
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ
وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ
مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ

سب حصے میّت کی وصیّت پوُری کرنے اور قرض اَدا کرنے کے بعد دئے جائیں۔ تم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ تمھارے ماں باپ تمھیں زیادہ فائدہ پہنچانے والے ہیں یا تمھاری اولاد۔ یہ تو اللہ کی طرف سے مقرّر کیا ہوا فریضہ ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور تمام مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے ﴿۱۱﴾

اور جو کچھ کہ تمھاری بیویوں نے چھوڑا ہوگا اُس کا آدھا حصّہ تم کو ملے گا اگر وہ بے اولاد ہوں گی۔ لیکن اگر وہ صاحبِ اَولاد ہوں، تو چھوڑے ہوئے مال کا چوتھائی حِصّہ تمھارا ہوگا۔ وہ بھی اُن کی وصیّت پوُری کر دینے کے بعد جو اُنھوں نے کی ہو اور اُن کا قرضہ ادا کر دینے کے بعد۔ اور تمھاری بیویوں کے لئے بھی تمھارے چھوڑے ہوئے مال میں سے چوتھائی

امت کا اجماع ہے کہ سب سے پہلے میت کا قرضہ ادا ہوگا ([illegible])
پھر وصیت پوری کی جائے گی پھر باقی وارثوں کو [illegible] کے مطابق ورثہ تقسیم کیا جائے گا (تفسیر [illegible])

۱۲ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کلالہ سے مراد وہ مرد یا عورت ہے جو مرتے وقت نہ ان کا بیٹا ہو نہ بیٹی نہ ماں باپ۔ اسکے وارث ان کے بھائی بہن ہوں گے چاہے وہ سگے ہوں یا سوتیلے (تفسیر صافی۔ عیاشی)

ایسی وصیت قابل قبول نہیں جس سے کسی کو نقصان پہنچتا ہو کسی کا حق مارے یا ایک تہائی مال سے زیادہ ہو۔ کیونکہ اس سے ورثا کو نقصان پہنچتا ہے۔ (تفسیر صافی)
یہ تمام احکامات فرض ہیں (تفسیر فصل الخطاب)

www.drhasanrizvi.org

حِصّہ ہو گا، اگر تمہاری اَولاد نہ ہوگی۔ اور اگر تمہاری
اَولاد ہو تو پھر اُن کے لئے تمہارے چھوڑے ہوئے
مال میں سے آٹھواں حِصّہ ہو گا۔ وہ بھی اُس وصیّت
کو پُورا کرنے کے بعد جو تم نے کی ہو اور تمہارے قرض
کے اَدا کر دینے کے بعد۔ اور اگر کسی مرد یا عورت کے
وارث اُس کے مادری بھائی بہن ہوں تو اُن میں سے
جو کوئی ایک ہو تو اُسے چھٹا حصّہ ملے گا۔ اور اگر ایک
سے زیادہ ہوں، تو وہ ایک تہائی متروکہ میں برابر
کے حِصّہ دار ہوں گے، بعد اُس وصیّت کے جو کی گئی
ہو اور قرضہ کے (جو پہلے اَدا کیا جائے) بشرطیکہ وہ
نقصان پہنچانے والا نہ ہوئے۔ یہ حکم اللہ کی طرف
سے لازمی ہدایت ہے۔ اور اللہ بڑا ہی جاننے والا
اور بڑا ہی برداشت کرنے والا ہے (یعنی وہ خوب

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ
يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى
بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
عَلِيمٌ حَلِيمٌ ١٢

www.drhasanrizvi.org

جانتا ہے کہ کون سی وصیّت، اور قرضے کس مقصد سے لئے گئے ہیں اور وہ برداشت کرنے والا ہے اِس لئے اَیسی حرکتوں کی فوری سزا نہیں دیتا) ⑫ یہ اللہ کی مقرّر کی ہوئی حدیں (قانون اور ضابطے) ہیں، جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا تو خدا اُسے اَیسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور وہ اُن باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے ⑬ اور جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کا کہنا نہ مانے گا اور خدا کی مقرّر کی ہوئی تمام "حدوں" سے قدم آگے بڑھائے گا، اُسے اللہ (بڑی ہولناک) آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور (اس کے علاوہ بھی) اُس کے لئے ذلیل کرنے

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْھَا ۭ وَ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑬
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ
نَارًا خَالِدًا فِيْھَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑭ ع

یہ خدا کی حدود (قوانین) کو توڑے
گا اس کو سخت سزا دی جائے گی۔
غرض یہ کہ سخت خوفناک
عذاب ہے جس میں ان لوگوں کو
ہمیشہ جہنم میں رہنے کی دھمکی دی
گئی ہے جو خدا کے مقرر کئے ہوئے
حدود (قوانین) کا احترام
نہیں کرتے یا اللہ کے مقرر کئے
ہوئے قوانین کو بدلنا چاہتے ہیں۔
اسقدر شدید دھمکی کے باوجود
مسلمانوں نے نبی کے بعد یہودیوں کی
طرح خدا کے قانون کو بدلا
یا توڑا۔ عورتوں کو ہمیشہ
میراث سے محروم کرنے کی کوشش
کی۔ (تفہیم)
مثلاً رسول خدا کی بیٹی
حضرت فاطمہ کو انکا ورثہ فدک
نہیں دیا گیا جبکہ خدا نے خود
رسول کو حکم دیا تھا کہ اپنے
قرابتداروں کو انکا حق دو۔ اس حکم پر رسول خدا نے فدک جناب سیدہ کو عطا کر دیا تھا۔ مگر
انکو اس حق سے محروم کر دیا گیا۔ اسی طرح رسول کی بیٹی سے عورتوں کی میراث کی ابتدا ہوئی۔ اس
وقت فاطمہ نے مسجد میں احتجاج کیا۔ اسی وقت فاطمہ نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں جہاد کیا تھا۔

www.drhasanrizvi.org

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۝۱۵

وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝۱۶

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَی اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ

والی سزا ہوگی ⑭

تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی اور (زنا) بدکاری کریں تو اُن پر اپنے لوگوں میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو۔ اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو اُن کو گھروں میں بند رکھو اُس وقت تک کہ مَوت اُن کی عُمر کو پُورا کرے یا اُن کے لئے اللہ کوئی اور صُورت پیدا کرے ⑮ اور تم میں سے دو شخص جو بدکاری کریں تو اُنھیں تکلیف پہنچاؤ۔ اَب اگر وہ توبہ کرلیں اور اپنی اِصلاح کرلیں تو اُن کو چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑا ہی رحم کرنے والا ہے ⑯

صِرف اُن کی توبہ قبول کر لینا اللہ کے ذمّہ ہے جو نادانی یا جہالت کے سبب کوئی بُرا کام

السُّوٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ
فَأُولَٰٓئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا
حَكِيمًا ﴿١٧﴾
وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰٓ
إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا
الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰٓئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا

کر گزرتے ہیں اور پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں۔
یہی وہ ہیں کہ خدا جن کی توبہ قبول کر لیتا
ہے۔ (کیونکہ) اللہ بڑا ہی جاننے والا اور تمام
مصلحتوں کو پہچاننے والا ہے ﴿۱۷﴾ مگر یہ توبہ
اُن کے لئے نہیں ہے کہ جو بُرے کام کئے ہی
چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب اُن میں سے
کِسی کی مَوت اُن کے سامنے آ کھڑی ہو، تب
وہ کہتے ہیں کہ: "اَب میں نے توبہ کی۔" اور
(اِسی طرح اُن کی توبہ بھی قبول نہیں ہے) جو
مرتے دَم تک کافر رہیں۔ اَیسے لوگوں کے لئے
تو ہم نے بڑی سخت تکلیف دینے والی سزا
تیّار کر رکھی ہے ﴿۱۸﴾
اَے لوگو جو اِیمان لائے ہو! تمھارے لئے

www.drhasanrizvi.org

النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ
مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ
وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ
فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ
خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾
وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَ
آتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا

یہ جائز نہیں ہے کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث
بَن بیٹھو۔ اور نہ اُن پر سختی کرو تاکہ اُس (مہر
یا رقم) میں سے جو تم اُنھیں دے چکے ہو، کچھ
حِصّہ واپس لے اُڑو۔ سوا اُس وقت، کہ جب وہ
کھُلی ہوئی واضح بدچلنی اختیار کریں (تب تم
کو اُن پر مناسب سختی کرنے کا حق ہوگا، مال
لے اُڑنے کا نہیں)۔ عورتوں کے ساتھ اچھے بھلے
طریقے سے زندگی گزارو۔ اگر وہ تمھیں اچھی نہ لگیں
تو ہو سکتا ہے کہ جو چیز تمھیں اچھی نہ لگے اسی میں
اللہ نے (تمھارے لئے) بہت بھلائی رکھ دی
ہو ﴿۱۹﴾ اور اگر تم ایک بیوی کو بدل کر دوسری
بیوی لانے کا ارادہ ہی کر لو تو چاہے تم نے
پہلی بیوی کو بہت رقم ہی کیوں نہ دی ہو، اُس

www.drhasanrizvi.org

ہیں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم اُس مال کو جھوٹے
اِلزام لگا کر اور کھلا ہوا ظلم و گُناہ کرکے واپس
لے لوگے؟ ﴿۲۰﴾ اور آخر تم اُس مال کو کیوں لے
لوگے جب کہ تم ایک دُوسرے سے لُطف اُٹھا
چکے ہو، اور وہ تم سے پکا عہد وپیمان لے
چُکی ہیں ﴿۲۱﴾
اور جن عورتوں سے تمھارے باپ نِکاح کر
کرچکے ہیں، اُن سے ہرگز نِکاح نہ کرو۔ مگر جو
پہلے ہو چکا وہ ہو چکا۔ درحقیقت یہ ایک کھُلی
ہوئی بے حیائی، ناپسندیدہ اور نفرت کی بات،
اور بہت ہی بُرا طریقہ تھا ﴿۲۲﴾ تم پر حرام کی
گئی ہیں تمھاری مائیں، تمھاری بیٹیاں، تمھاری
بہنیں، تمھاری پھوپھیاں، تمھاری خالائیں، تمھاری

ع ۳ ۱۴

أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٢٠﴾
وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ
وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾
وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا
قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ
سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ ع
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ
وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ

الّٰتِیۡۤ اَرۡضَعۡنَکُمۡ وَ اَخَوٰتُکُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَۃِ وَ اُمَّہٰتُ
نِسَآئِکُمۡ وَ رَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیۡ فِیۡ حُجُوۡرِکُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِکُمُ
الّٰتِیۡ دَخَلۡتُمۡ بِہِنَّ ۫ فَاِنۡ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِہِنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ ۫ وَ حَلَآئِلُ اَبۡنَآئِکُمُ الَّذِیۡنَ مِنۡ
اَصۡلَابِکُمۡ ۙ وَ اَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَیۡنَ الۡاُخۡتَیۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ
سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۲۳﴾

بھتیجیاں، بھانجیاں اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دُودھ پلایا ہے، اور تمھاری دُودھ شریک بہنیں اور تمھاری بیویوں کی مائیں اور تمھاری بیویوں کی (پہلے شوہر کی وہ) لڑکیاں جنھوں نے تمھاری گودوں میں پرورش پائی ہو۔ لیکن اگر (اُن کی ماں سے صرف نکاح ہوا ہو اور اُن سے جنسی تعلّق قائم نہ ہوا ہو تو (اُن کو طلاق دے کر اُن کے پچھلے شوہروں کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں) تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور (حرام کی گئی ہیں تم پر) تمھارے صلبی بیٹوں کی بیویاں اور یہ بھی (حرام کیا گیا ہے کہ) تم دو بہنوں کو ایک ساتھ اپنے نکاح میں جمع کرو۔ مگر جو پہلے ہو گیا سو ہو گیا۔ (کیونکہ) یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے ﴿۲۳﴾

میں بھی مدتِ رضاعت ڈھائی سال ہے۔ اس کے اندر دودھ پینے سے
حرمت ثابت ہے۔ بنابر امام ابوحنیفہ کے نزدیک جس عورت سے لطف
نکاح ہوا ہو، خواہ مباشرت نہ کی ہو، لیکن اس کی ماں حرام
ہو جاتی ہے۔ (تفسیر کبیر)

محمد اقبال نعیمی عفی عنہ
ریسرچ اینڈ رجسٹریشن آفیسر محکمہ اوقاف

میں نے اس Holy Quran کے پارہ نمبر چار کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے
اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے
اور زیر، زبر، پیش، جزم، وغیرہ درست ہیں۔
دوران طباعت اگر کوئی زیر، زبر، پیش، جزم، مد وغیرہ
ٹوٹ جائے تو اس کی کوئی ذمہ داری ہمارے ذمے نہیں ہے۔

حافظ فیض احمد شاہ سعیدی
منظور شدہ پروف ریڈر

نزولِ قرآن کا مقصد اور عبادت کی حقیقت

○ ...... ''اور ہم نے قُرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

(القرآن: سورہ قمر: ۵۴۔۱۷)

○ ...... ''یہ (قرآن) بڑی برکت والی کتاب ہے جس کو ہم نے آپؐ پر اُتارا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں''

(القرآن: سورہ ص: ۳۸۔۲۹)

○ ...... ''تلاوت بغیر تدبّر، غور و فکر کے نہیں ہوتی''

(الحدیث)

○ ...... ''عبادت یہ نہیں کہ تم کثرت سے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھے جاؤ اور لمبے لمبے رکوع اور سجدے کیے جاؤ۔ بلکہ عبادت یہ ہے کہ اللہ کے کاموں اور آیتوں پر غور و فکر کیا جائے۔''

(الحدیث)

○ ...... ''ایک گھنٹہ غور و فکر کرنا ستر (۷۰) سال عبادت کرنے سے بہتر ہے''

(الحدیث)

میزان فاؤنڈیشن

اِسلامک ریسرچ سینٹر

عائشہ منزل چوک، فیڈرل بی ایریا نمبر ۶ شاہراہِ پاکستان، کراچی

0345-2443358

0315-8200311, 0321-8475550, 0300-4496512

Email: mz.foundation@hotmail.com

کتبہ: سیّد جعفر صادق

Printed by System Graphics Karachi

ایڈیشن: 2012-13